قرض کے فضائل و مسائل

تحریر: پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی
اسلام آباد

قرض کا مفہوم: قرض کے لغوی معنی ''کاٹنے یا کسی جگہ سے گزرنے'' کے ہیں۔ شرعی معنی یہ ہیں ''کہ کسی کو اپنے مال یا چیز کا اس شرط پر مالک بنانا، کہ وہ اس کے مثل واپس کرے''۔

قرض کی وجہ تسمیہ یہ ہے، کہ مال والا اپنے مال کے ایک حصہ کو کاٹ کر دوسرے شخص کو اس کا مالک بناتا ہے۔ قرض کا ایک نام (سلف) بھی ہے۔ البتہ (سلف) سے بسا اوقات (بیع السلم) مراد ہوتی ہے۔

قرض کی شرعی حیثیت: قرض لینے کے متعلق متعدد اور بظاہر متعارض روایات ہیں اس بارے میں خلاصہ یہ ہے، کہ عام حالات میں قرض لینا ناپسندیدہ کام ہے، البتہ جب درج ذیل شرائط موجود ہوں، تو پھر قرض لینے میں حرج نہیں:

۱......قرض لینے کا جائز اور معقول سبب ۲......ادائیگی کا پختہ اور سچا ارادہ ۳...... مستقبل میں ادائیگی کے امکانات

قرض کا دائرہ: قرض کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ نقدی، ماپ اور وزن کی جانے والی چیزیں، حیوانات، غرضیکہ ہر وہ چیز بطور قرض لی جاسکتی ہے، جس کی ہبہ وغیرہ کے ذریعہ ملکیت حاصل ہوسکتی ہو۔

قرض دینے کی ترغیب: قرآن وسنت کے متعدد عمومی دلائل سے قرض دینے کی ترغیب ثابت ہوتی ہے۔ قرض دینے کے اجر وثواب کے متعلق احادیث شریفہ سے درج ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں:

۱۔ صدقہ کے نصف ثواب کے برابر ہونا

۲۔ صدقہ کے ثواب کے برابر ہونا

۳۔ صدقہ کا ثواب دس گنا اور قرض کا اٹھارہ گنا ہونا

۴۔ ادائیگی کے مقررہ وقت سے پہلے ہر روز اتنی رقم صدقہ کرنے کا ثواب ہونا

۵۔ ادائیگی کے مقررہ وقت کے بعد ہر روز اتنی رقم صدقہ کرنے کے ثواب سے دگنا ثواب ہونا

۶۔ سونا یا چاندی کے قرض دینے کا ثواب، گردن آزاد کرنے کے ثواب کے برابر ہونا۔

قرض دینے کے ثواب میں مذکورہ بالا تفاوت قرض دینے والوں کی نیتوں میں اختلاف، ان کے مقروضوں کے ساتھ معاملہ میں تفاوت اور مقروضوں کی ضرورت کی نوعیت میں باہمی فرق وغیرہ اسباب کی بنا پر ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مقروض کے ساتھ حسن معاملہ کی تلقین: اسلامی شریعت میں مقروض کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے قرض خواہوں کو مطالبہ میں ناجائز طریقے اختیار کرنے سے بچنے کا حکم دیا ہے اور قرض کے تقاضے میں آسانی کرنے کے درج ذیل فوائد اور برکات بیان فرما کر اس کی پرزور ترغیب دی ہے:

۱۔ بہترین مومنوں کی ایک صفت ۲۔ حصول آسانی کی چابی

۳۔ رحمت الٰہیہ کے حصول کا ایک سبب ۴۔ دخول جنت کا ایک سبب

اللہ عزوجل نے تنگ دست مقروض کو مہلت دینے کا حکم اور اس کا قرض معاف کرنے کی ترغیب دی ہے۔ نادار مقروض کے ساتھ آسانی کرنے کے ثمرات وبرکات، جو نبی کریم ﷺ نے بیان فرمائے ہیں، ان میں سے چند ایک درج ذیل ہیں: ۱۔ دعاؤں کی قبولیت ۲۔ مصیبت سے نجات

۳۔ روز محشر کی مصیبتوں سے نجات ۴۔ سایہ عرش کا پانا

۵۔ سب سے پہلے سایہ عرش پانے والوں میں شمولیت ۶۔ گناہوں کی معافی ۷۔ جنت میں داخلہ

حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم تنگ دست اور نادار مقروضوں سے انتہائی ہمدردانہ اور مشفقانہ رویہ اختیار کرتے۔ ایک صحابی نے اپنے مقروض کا آدھا قرض معاف کر دیا۔

دوسرے نے قرض کو مکمل معافی یا ادائیگی میں آسانی، دونوں میں سے ایک کے چناؤ کا اپنے مقروض کو اختیار دیا۔

تیسرے نے اپنے مقروض کو قرض کا اقرار نامہ واپس کرتے ہوئے قرض کی پوری رقم سے دست بردار ہونے کی خبر دی اور چوتھے نے قرض کے اقرار نامہ کو اپنے ہاتھ سے ضائع کر دیا۔ رضی اللہ عنہم وأرضاهم

ادائیگی قرض کی تلقین: مقروض کے پاس قرض ایک امانت ہے اور اللہ عزوجل نے امانتوں کا ان کے حق داروں کو ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ادائیگی قرض کے سچے ارادے اور عمدگی سے ادا کرنے کے فوائد و برکات بیان فرما کر قرض کی واپسی کی زوردار ترغیب دی ہے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا قرض کو ادا کروا دینا۔ اس سلسلے میں آنحضرت ﷺ نے امت بنی اسرائیل کے ایک شخص کے واقعہ کی خبر دی۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کا حاصل ہونا۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے محافظ کا ملنا

۴۔ روزی کا میسر آنا۔

۵۔ ادائیگی میں بہترین ہونے سے بہترین لوگوں میں شامل ہونے کی خوشخبری۔

۶۔ ادائیگی میں آسانی کرنے والوں سے محبت الٰہی۔

ایک اشکال کا حل: افراطِ زر کی بنا پر قرض میں دی ہوئی رقم کی قوت خرید میں کمی کی تلافی کیلئے قرض خواہ کو اصل سے زیادہ رقم کا مستحق ٹھہرانا، ناجائز ہے، کیونکہ یہ اضافہ سود ہے۔ قرض خواہ درج ذیل دو باتوں میں سے ایک اختیار کرے:

۱۔ رضائے الٰہی کی خاطر اس کمی کو برداشت کرے۔

۲۔ قرض ہی نہ دے، کیونکہ عام طور پر قرض کا دینا مستحب اور سود سے بچنا فرض ہے۔

ادائیگی قرض میں اسوۂ حسنہ: نبی کریم ﷺ نے اس سلسلے میں امت کیلئے بہترین نمونہ چھوڑا ہے۔ آپ ﷺ ادائیگی قرض کیلئے قبل از وقت تیاری کرتے۔ قرض دار کے درشت لہجہ میں تقاضے کو برداشت فرماتے اور ادائیگی کرتے وقت، اپنی خوشی سے بغیر کسی سابقہ شرط یا اشارہ کے، واجب الذمہ چیز یا رقم سے زیادہ یا بہتر واپس فرماتے۔

ادائیگی قرض کروانے والی دعاؤں کی تعلیم: ادائیگی قرض کیلئے نبی کریم ﷺ کے شدید اہتمام کو نمایاں کرنے والی ایک بات یہ بھی ہے، کہ آنحضرت ﷺ ادائیگی قرض کروانے والی دعاؤں کی امت کو تعلیم دیتے۔

قرض کی عدم ادائیگی اور تاخیر سے اخلاقی طور پر روکنا: مقروضوں کو قرض کی عدم ادائیگی اور تاخیر سے اخلاقی طور پر روکنے والی باتوں میں چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ عدم ادائیگی اور اس میں تاخیر، دونوں کا ظلم ہونا۔

۲۔ قرض کی ادائیگی میں بدنیتی پر اللہ تعالیٰ کا برباد کرنا۔

۳۔ عدم ادائیگی کے آخرت میں سنگین اثرات۔

الف روزِ قیامت بطور چور پیشی۔ ب۔ اپنی نیکیوں سے محرومی۔

ج شہادت کے باوجود قرض کا معاف نہ ہونا۔ د۔ دخولِ جنت میں رکاوٹ

قرض کی واپسی کیلئے قانونی اقدامات: ادائیگی قرض کی تلقین وترغیب کے ساتھ اسلامی شریعت میں اس مقصد کی خاطر قانونی اقدامات بھی کیے گئے ہیں۔ان اقدامات میں سے کچھ مقروض پر شخصی اثرات والے اور کچھ مالی اثرات والے ہیں۔

قرض کی تاخیر کی صورت میں شخصی اثرات والے قانونی اقدامات میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ مقروض کا فاسق قرار پانا اور اس کی گواہی کا نا قابل اعتبار ٹھہرایا جانا۔

۲۔ اس کی عزت کا مباح ہونا۔ موجودہ دور میں شاید یہ بات بھی درست ہو، کہ جدید ذرائع ابلاغ (Media) میں اس کے نادہندہ ہونے کا اعلان کیا جائے۔

۳۔ اس کو قید میں ڈالا جائے۔تنگ دست مقروض کو عدم ادائیگی کی صورت میں قید میں ڈالنے کے متعلق علماء کی دو آراء ہیں۔شاید کہ راجح یہ ہے، کہ ایسی صورت میں اس کو قید میں نہ ڈالا جائے۔واللہ تعالیٰ اعلم

۴۔ مقروض کے سفر کی بنا پر قرض خواہ کی حق تلفی کے اندیشہ کی صورت میں قرض خواہ اس کو سفر سے رکوانے کا حق رکھتا ہے۔

تاخیر کرنے والے مقروض پر مالی اثرات والے قانونی اقدامات میں سے بعض کا تعلق اس کی زندگی تک ہے،اور بعض کے اثرات اس کی زندگی کے بعد ظاہر ہوتے ہیں۔

مقروض کی زندگی میں مالی اثرات والے قانونی تین اقدامات درج ذیل ہیں:

۱۔ قرض خواہ کا مفلس کے ہاں اپنے موجود مال کا زیادہ مستحق ہونا۔

۲۔ رہن شدہ چیز کی فروختگی

۳۔ نادہندہ مقروض کی اپنے مال کے حق استعمال سے محرومی

مقروض کی وفات کے بعد مالی اثرات والے دو قانونی اقدامات درج ذیل ہیں:

۱۔ وصیت پر ادائیگی قرض کے بعد عمل ہونا۔

۲۔ تقسیم وراثت کا ادائیگی قرض کے بعد ہونا۔

ادائیگی قرض کو یقینی بنانے کیلئے بعض تدبیریں: اسلامی شریعت میں قرض کی ادائیگی کو یقینی بنانے کیلئے متعدد تدبیروں میں سے دو درج ذیل ہیں:

۱۔ ضامن کا تقرر، جو قرض کی عدم ادائیگی کی صورت میں قرض ادا کرنے کی ذمہ داری قبول کرے۔ ضامن کا تقرر قرض لیتے وقت، قرض لینے کے بعد مقروض کی زندگی میں اور اس کی وفات کے بعد ہوسکتا ہے۔

۲۔ حوالہ قرض، کہ قرض کو ایک شخص کی ذمہ داری سے دوسرے شخص کی ذمہ داری میں منتقل کردیا جائے۔

نادار مقروض کی اعانت: مقروض کی کوشش کے باوجود، قرض ادا نہ کر پانے کی صورت میں، قرض خواہ کو حسن معاملہ اور قرض کی کلی یا جزوی معافی کی ترغیب وتلقین کے ساتھ ساتھ درج ذیل لوگوں کو اس کی اعانت کی تلقین کی گئی ہے:

۱۔ اسلامی معاشرہ زکوٰۃ اور دیگر صدقات وخیرات سے قرض کی ادائیگی میں اعانت کرے۔

۲۔ نادار میت کے اقارب اس کے قرض کی ادائیگی کیلئے توجہ کریں۔

۳۔ نادار شخص کے قرض کی ادائیگی اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے، البتہ اس ذمہ داری کے ثبوت کیلئے درض ذیل تین شرائط کا ہونا ضروری ہے:

۱۔ قرض لینے کا جائز اور معقول سبب

۲۔ ادائیگی قرض کیلئے مقروض کی تا حد استطاعت کوشش

۳۔ بیت المال میں مال کی موجودگی۔

ادائیگی قرض میں تاخیر پر تجویز کردہ دو سزاؤں کی شرعی حیثیت:

پہلی تجویز: مقروض پر جرمانہ عائد کیا جائے، البتہ سود کے شبہ کی بنا پر یہ رقم خیراتی کاموں میں صرف کی جائے۔

تبصرہ:

۱۔ سود لینے کی طرح، اس کا دینا بھی حرام ہے۔ حرام کام کرنے کا کسی کو پابند کرنا کیونکر درست ہوسکتا ہے؟

۲۔ قرض کی واپسی کی شرعی تدبیروں پر عمل کا کماحقہ اہتمام کیا جائے، اس سے ادائیگی قرض کے امکانات

میں توفیق الٰہی کے ساتھ بہت اضافہ ہوگا۔

۳۔ اپنی طرف سے نئی سزائیں تجویز کرنے کا کسی کو حق نہیں۔

دوسری تجویز: قرض کی ادائیگی میں تاخیر کے بقدر مقروض کو قرض دینے کا پابند کیا جائے۔

تبصرہ:

۱۔ کتاب وسنت میں، میرے محدود علم کے مطابق، ایسی سزا کا وجود نہیں۔

۲۔ اس طرح قرض خواہ، قرض کے علاوہ، ایک اور اضافی فائدہ حاصل کرے گا، جو سود کے زمرہ میں شامل ہے۔

قرض کے ساتھ کوئی اور شرط لگانا: بسا اوقات قرض کے ساتھ کوئی اور شرط لگا دی جاتی ہے، یا اس کے بعد کسی خاص نوعیت کا طرز عمل اختیار کیا جاتا ہے۔ اس کی سات شکلیں درج ذیل ہیں:

۱۔ قرض کے ساتھ خرید وفروخت کا معاملہ کیا جائے۔ ایسا کرنے سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں اس صورت میں عام طور پر مقروض سے خرید وفروخت کے معاملہ کے پردہ میں قرض سے زیادہ رقم یا چیز لی جاتی ہے۔

۲۔ قرض کے ساتھ کرایہ کا معاملہ کرنا۔ یہ بھی سابقہ معاملوں کی طرح ناجائز ہے۔

۳۔ قرض میں دی ہوئی چیز یا رقم سے اعلیٰ یا زیادہ کی واپسی کی شرط عائد کرنا۔ ایسی شرط عائد کرنا حرام ہے، کیونکہ قرض کے بدلہ میں حاصل ہونے والا فائدہ یا نفع سود کے زمرہ میں داخل ہے۔

۴۔ مقروض پر قرض دینے کی شرط لگانا۔ ایسا کرنا بھی ناجائز ہے، کیونکہ دیئے ہوئے قرض کا شرعی بدل صرف اس قرض کی واپسی ہے۔ مقروض کی طرف سے قرض دینے والے کو ایک نیا قرضہ دینے کی شرط، اصل قرض پر اضافہ ہے، جو شرعاً درست نہیں۔

۵۔ دوسرے شہر میں قرض کی واپسی کی شرط عائد کرنا۔ اگر اس میں صرف مقروض یا مقروض اور قرض خواہ دونوں کا فائدہ ہو، تو اس شرط میں کچھ مضائقہ نہیں اور اگر اس میں صرف قرض خواہ کا فائدہ ہو، تو اس شرط کا لگانا ناجائز ہوگا، کیونکہ قرض خواہ کیلئے اپنے قرض کے مثل کے علاوہ کوئی اور فائدہ بوجہ قرض حاصل کرنا حرام ہے۔

۶۔ مقروض کا قرض خواہ کو ہدیہ دینا درست نہیں۔ اگر دونوں میں پہلے سے ہدیہ لینے دینے کا دستور تھا، تو اس

کے مطابق لینے دینے میں کچھ حرج نہیں، البتہ لیے ہوئے قرض کی بنا پر مقروض کا ہدیہ دینا حرام ہے۔

۷۔ مقروض سے کسی قسم کی خدمت یا مہمانی لینا درست نہیں۔

قرض کی زکوٰۃ:

ا۔ **مقروض پر زکوٰۃ:** علمائے امت نے اموال کو اموال ظاہرہ اور باطنہ میں تقسیم کیا ہے، اور عام علماء کے نزدیک اموال باطنہ جیسے نقدی، سونا، چاندی اور سامانِ تجارت والے مقروض پر قرض کی زکوٰۃ نہیں۔

بعض علماء کے نزدیک اموال ظاہرہ (جیسے چوپائے، غلہ، پھل وغیرہ) والے مقروض پر قرض کی زکوٰۃ ہے۔ بعض علماء کی رائے میں اس پر قرض کی زکوۃ نہیں ہے۔ راجح بات یہ ہے، کہ کسی بھی مقروض پر اس کے پاس موجود قرض کی رقم پر زکوۃ نہیں، البتہ یہ بات ضروری ہے کہ اس کے مقروض ہونے کا دعویٰ درست ہو۔ واللہ اعلم

ب۔ **قرض دینے والے پر زکوٰۃ:** قرض دینے والے پر زکوٰۃ واجب ہونے کے بارے میں علمائے امت کی مختلف آراء ہیں اور شاید ان میں سے راجح یہ ہے، کہ

ا۔ اگر مقروض اپنے ذمہ قرض کا اعتراف کرے اور اس میں قرض کی واپسی کی استطاعت ہو، تو قرض دینے والا اس قرض کی اپنے دیگر مال کے ساتھ ملا کر، یا تنہا نصاب کو پہنچنے پر ہر سال زکوٰۃ ادا کرے۔

۲۔ اگر قرض کسی نادار، یا قرض کے اپنے ذمہ ہونے سے انکار کرنے والے یا ٹال مٹول کرنے والے شخص پر ہو، تو قرض دینے والا اس قرض کی وصولی والے سال صرف ایک سال کی زکوٰۃ ادا کرے۔ واللہ اعلم

بنک کارڈز اور ان کی شرعی حیثیت:

ا۔ ان کی تین اقسام ہیں:

ا۔ اپنے اکاؤنٹ سے رقم نکلوانے کا کارڈ ۲۔ چارج کارڈ ۳۔ قرض کارڈ

ب۔ ان کی شرعی حیثیت:

ا۔ پہلی قسم کے کارڈ میں نہ تو قرض کا معاملہ ہے، اور نہ اس میں سود ہی ہے۔

۲۔ (الف) دوسری قسم کے کارڈ میں مقررہ مدت کے بعد ادائیگی کی صورت میں سود دینا پڑتا ہے۔

(ب) بنک خریداری کے بلوں کی رقم سے مخصوص شرح پر کٹوتی کر کے تجارتی اداروں کو رقم ادا کرتا ہے۔ اس کٹوتی کا سبب یہ ہے، کہ بنک بلوں کی فوراً ادائیگی کرتا ہے، اور کارڈ والے سے کچھ مدت بعد رقم وصول

کرتا ہے، رقم کی وصولی اور ادائیگی میں مدت میں اختلاف کی بنا پر کٹوتی سود کے زمرہ میں شامل ہے۔

(ج) اس کارڈ والے عام طور پر مقررہ مدت میں واجب الذمہ رقوم ادا نہیں کر پاتے۔ اس طرح مقررہ مدت کے بعد ادائیگی کی صورت میں، یہ کارڈ سودی لین دین کا سبب بنتا ہے۔

۳۔ کارڈ کی تیسری قسم میں مذکورہ بالا تینوں خرابیاں حتمی طور پر موجود ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ اول تا آخر ناجائز کے زمرہ میں شامل ہے۔

اپیل: اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے راقم السطور اپیل کرتا ہے:

الف: امت کے مال داروں سے، کہ وہ: ۱۔ ضرورت مند لوگوں کو قرض دیں۔

۲۔ قرض کی واپسی کے تقاضا میں نرمی اور آسانی اختیار کریں۔

۳۔ تنگدست اور نادار مقروضوں کو مہلت دیں، ممکن ہو تو ان کے ذمہ قرض کو کلی یا جزوی طور پر معاف کر دیں۔

۴۔ قرض کے ساتھ کوئی دوسرا معاملہ جیسے خرید و فروخت کا معاملہ، کرایہ پر لین دین کا معاملہ، مقروض سے کسی خدمت کے لینے کا معاملہ نہ کریں، اور نہ ہی قرض کے ساتھ کوئی ایسی شرط عائد کریں، کہ اس کے ذریعہ دیئے ہوئے قرض کے علاوہ کوئی اور چیز یا فائدہ مقروض سے حاصل ہو۔

۵۔ بطور قرض اپنے دیئے ہوئے مالوں کی زکوٰۃ خود ادا کریں۔

ب: امت کے عام لوگوں سے، کہ وہ: ۱۔ قرض لینے سے حتی الامکان احتراز کریں۔

۲۔ شدید جائز ضرورت کی صورت میں قرض لینے پر ادائیگی قرض کیلئے تا حد استطاعت کوشش کریں اور اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کی بتلائی ہوئی دعاؤں کے ذریعہ رب کریم سے خوب التجائیں کریں۔

ج: ضامن حضرات اور قرض ادا کرنے کی ذمہ داری قبول کرنے والے لوگوں سے، کہ: ضامن عدم ادائیگی کی صورت میں اپنی ذمہ داری پوری کریں اور قرض ادا کرنے کی ذمہ داری قبول کرنے والے قرض ادا کریں۔

د: اسلامی معاشرہ کے لوگوں سے، کہ وہ: قرض کی ادائیگی سے عاجز اور نادار مقروضوں کیلئے دست تعاون بڑھائیں۔ زکوٰۃ و صدقات سے ان کی مدد کریں۔

ہ: مقروض کے اقارب سے، کہ وہ: قرض کی ادائیگی کئے بغیر فوت ہونے والے قرابت دار شخص کی طرف سے قرض ادا کریں، تا کہ اس کیلئے آخرت میں آسانی ہو۔

و: اسلامی حکومت سے، کہ وہ:

ا۔ مال دار مقروضوں سے قرض واپس کروانے کیلئے اپنی ذمہ داری پوری کرے۔

۲۔ ان کی باز پرس کرے۔ ۳۔ انہیں قید کرے۔

۴۔ ان کے سفر پر پابندی عائد کرے۔

۵۔ انہیں اپنے مال کے استعمال سے روک دے۔

۶۔ رہن شدہ چیز کو فروخت کروا کر قرض دینے والے کا حق دلائے۔

۷۔ مفلس کے ہاں قرض خواہ کا موجود مال اس کو واپس کروائے۔

۸۔ ضامن کو ادائیگی قرض کا پابند کرے۔ قرض ادا کرنے کی ذمہ داری قبول کرنے والے کو ادائیگی پر مجبور کرے۔

۹۔ میت کی وصیت پر عمل اور اس کے ترکہ کی تقسیم سے پہلے اس کے ذمہ قرض کی ادائیگی کروائے۔

۱۰۔ بیت المال میں مال کی موجودگی کی صورت میں ایسے نادار اور تنگ دست مقروضوں کا قرض ادا کرے، جنہوں نے معقول اور جائز مقاصد کیلئے قرض لیا ہو اور وہ تا حد استطاعت کوشش کے باجود قرض ادا نہ کر پائے ہوں۔

ز: اہل علم اور طلبہ سے، کہ وہ: امت کو قرض کے فضائل و مسائل سے آگاہ کریں اور اس بارے میں ہر گروہ کو اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی مسلسل تلقین کرتے رہیں۔

رب غنی و کریم سے عاجزانہ التجا ہے، کہ ہم سب کو، ہمارے بہن بھائیوں اور اہل و عیال کو اپنی رحمت سے قرض لینے سے بے نیاز فرمادیں۔ قرض دینے والوں میں شامل فرمادیں اور مقروضوں سے بہترین معاملہ کی توفیق عطا فرمائیں۔ **انه سميع مجيب**

وصلى الله تعالىٰ على خير خلقه نبينا محمد وعلى آله وأصحابه وأتباعه وبارك وسلم. وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.

علوم اسلامیہ کی عظیم درسگاہ جامعہ محمدیہ اہل حدیث خانپور ضلع رحیم یار خان کی سالانہ تقریب تکمیل صحیح بخاری شریف

25 جولائی بروز ہفتہ بعد نماز مغرب سے رات گئے تک

منجانب: شعبہ نشر و اشاعت جامعہ محمدیہ اہل حدیث خانپور ضلع رحیم یار خان